ڈاکٹر نبی بخش جمانی
ڈین ،فیکلٹی آف سوشل سائنس ،بین الاقوامی ااسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

ڈاکٹر نبی بخش بلوچ: پاکستان کا درخشندہ ستارہ

ڈاکٹر نبی بخش بلوچ دراصل نام ہے محنت ،لگن، سچائی ایمانداری محبت، معیار، امانت اور انسانیت کا ۔ یہ سندھ کا سپوت تو ہے ہی لیکن آپ کو پاکستان کا سپوت بھی کہا جائے تو کوئی مبالغہ نہیں ۔ڈاکٹر صاحب سندھ کے چھوٹے سے گاؤں جعفر خان لغاری میں سنہ ۱۹۱۷ء میں پیدا ہوئے اور پیدائشی طور پر بڑے ذہین، حلیم طبیعت کے مالک تھے ۔آپ نے وسطی سندھ کے شہر نوشہرو فیروز سے ۱۹۳۶ء میں میٹرک کے امتحان میں سندھ کے مسلم طلبہ میں سے دوسری پوزیشن حاصل کر کے اپنی ذہانت کا پہلا ثبوت پیش کیا بعد میں گریجویشن کرنے کے لئے بہاؤالدین کالج جونا گڑھ چلے گئے اور وہاں سے بمبئی یونیورسٹی سے سنہ ۱۹۴۱ء میں بی اے آنرز کے امتحان میں فرسٹ کلاس تیسری پوزیشن حاصل کی یہ وہ زمانہ تھا جب مسلمانوں میں عصری تعلیم حاصل کرنے کا کوئی شعور پیدا ہی نہیں ہوا تھا اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب نے بمبئی یونیورسٹی سے گریجویشن کی ڈگری امتیازی پوزیشن سے حاصل کر کے دیگر مسلم طلبہ کے لئے راہ ہموار کی ۔آپ یہیں پر نہیں رکے بلکہ تعلیم سے محبت اور لگن کی وجہ سے انہوں نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے ایم اے کا امتحان سنہ ۱۹۴۳ء فرسٹ کلاس میں تیسرین پوزیشن سے پاس کر کے اب اپنے تعلیمی ریکارڈ میں ایک اور نمایاں ستارے کا اضافہ کردیا۔ڈاکٹر صاحب کا تمام تعلیمی ریکارڈ موجودہ اور آنے والی نسلوں کے طلبہ کے لئے ایک واضح مشعل راہ جس پر چل کر ہر کوئی اپنی منزل مقصود حاصل کر سکتا ہے۔

علاوہ ازیں ڈاکٹر نبی بخش بلوچ کو یہ بھی اعزاز حاصل رہا برٹش گورنمنٹ آف انڈیا نے خود ڈاکٹر صاحب کی ذہانت و محنت ،لگن اور سچائی کا اعتراف کرتے ہوئے آپ کو تعلیم کے شعبے میں امتیاز حاصل کرنے کے لئے منتخب کیا آپ نے سنہ ۱۹۴۷ء میں کولمبیاص یونیورسٹی نیو یارک سے ماسٹرز اور سنہ ۱۹۴۹ء میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کر کے اس خطے کو ایک اور اعزاز بخشا۔

ڈاکٹر نبی بخش بلوچ اب سندھ میں اور پاکستان میں ڈاکٹر بلوچ کے نام سے پہچانے جانے لگے اور ان کو یہ بھی اعزاز حاصل ہوا کہ وہ سندھ کے تیسرے فرد ہیں جنہوں نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی اس سے پہلے ڈاکٹر گربخشانی یہ اعزاز حاصل کر چکے ہیں جنہوں نے شاہ عبداللطیف بھٹائی کا رسالہ مرتب کیا جو سندھی زبان اور سندھی ادب کا منبع تسلیم کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر گربخشانی کے بعد ڈاکٹر محمد بن عمر داؤد پوٹہ کا نام آتا ہے جنہوں نے اپنی محنت ،لگن اور سچائی کے ساتھ ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی اور عربی میں کئی ایک درسی کتب بھی تصنیف کیں ۔آپ پاکستان بننے کے بعد سندھ کے پہلے DPI یعنی ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن بنا دیئے گئے ۔آپ نے سندھ میں عربی زبان کے فروغ تدریس عربی کو لازمی قرار دے کر سندھی مسلمانوں میں عربی پڑھنے اور سیکھنے کو ترجیح دی جو ہماری دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ایک بنیاد فراہم کرتی ہے۔

اور تیسرے نمبر پر ڈاکٹر نبی بخش بلوچ کا نام آتا ہے آپ نے سندھ کے لوگوں میں عصری تعلیم کی بڑھ چڑھ کر حوصلہ افزائی کی اور اپنے آبائی خطہ میں تعلیم کی سطح کو ۱۰۰ فیصد تک پہنچا دیا۔

ڈاکٹر بلوچ نے اپنی خداداد صلاحیتوں کا نہایت ایمانداری، سچائی اور خلوص اور محبت سے استعمال کیا آپ نے سندھی ادب کی جو خدمت انجام دی ہے شاید کسی اور نے پیش نہیں کی ہے آپ نے سندھی ادب کے تمام گوشے افشاء کردیئے جس مین لوک کہانیان، پہیلیاں ،موسیقی کے مختلف انواع، رسمیں، رواج وغیرہ کو جمع کر کے کتابی شکل میں محفوظ کر لیا۔ یہ کام اس سے پہلے کسی فرد نے اس قسم کے کام کو سرانجام کرنے کیجرات تک نہ کی۔ ڈاکٹر بلوچ کے اس بے بہا کارنامے کی وجہ سے نہ صرف موجودہ نسل بلکہ آیندہ آنے والی تمام نسلیں انتہائی مشکور و احسان مندر ہیں گی اور ڈاکٹر بلوچ کو مودبانہ سلام پیش کرتی رہیں گی۔

ایک انگریز شاعر جان ملٹن نے کہا تھا کہ ''جب اللہ تعالیٰ مجھ سے اپنی عطا کردہ صلاحیتوں کے بارے میں پوچھے گا تو میں کیا جواب دوں گا'' لہٰذا انہوں نے اپنی صلاحیتوں کو شاعری کی شکل میں پیش کرنا شروع کر دیا کیوں کہ وہ آنکھوں کی روشنائی سے چالیس برس کی عمر میں محروم ہو چکا تھا۔

ڈاکٹر نبی بخش بلوچ نے اپنی خداداد صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کیا اور اس امانت کو آپ نے پوری ایمانداری، سچائی، محنت اور محبت سے بروئے کار انسانیت کی خدمت کی ہے۔

ڈاکٹر بلوچ کی علمی وادبی خدمات اتنی وسیع ہیں کہ ان کا یہاں احاطہ کرنا بہت مشکل ہے لیکن یہاں پر تقاضا کے لحاظ سے چند کا ذکر کرنا بہت ضروری ہے۔

سب سے پہلے ڈاکٹر بلوچ کی خود کی لکھی ہوئی ڈاکٹوریٹ کی تھیسس (Thesis) کے متعلق کچھ بیاں کیا جاتا ہے۔ یہ تھیسس ڈاکٹر صاحب نے "A Nation System of Education and Education of Teachers" کے نام سے تحریر کی ہے اس کے متعلق ڈاکٹر اے۔ کیو خان، نے لکھا ہے کہ (ترجمہ)

''یہ بات ذہن نشین کرنے کی ہے کہ اس کتاب کا مواد پاکستان کا ۱۹۴۷ء میں وجود میں آنے سے بالکل ہم آہنگ ہے۔ کتاب کے مواد میں نوزائیدہ ملک کے تعلیمی شعبے کے متعلق رہنما اصول (Policy guidelineta) تاریخی پس منظر سسٹم اور تعلیمی اداروں کی پالیسیوں پر بالکل صحیح اسلوب اور انداز سے بحث کی گئی ہے تعلیم کے میدان میں اس کتاب کی اہمیت ایک اہم موضوع اختیار کر چکی ہے اور قومی کارکردگی کا درجہ حاصل ہے جو (تعلیم) گذشتہ برس سے پستی کے گڑھے میں جا چکی ہے ڈاکٹر بلوچ نے بجا طور پر ہمارے معاشرے میں کم تعلیم اور اسکے گرتے ہوئے معیار کے اسباب کا پوری طرح جائزہ پیش کیا ہے اور تعلیم کے معیار کو عام کرنے اور بہتر بنانے کے لئے بہت قابل عمل اور مفید مشورے بھی دئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اساتذہ کی تعلیم وتربیت کی اہمیت پر بھی زور دیا ہے کیوں کہ اس کے بغیر تعلیم کے معیار کو بہتر بنا اور اصلاح کرنا ناممکن ہے''

جہاں تک ڈاکٹر بلوچ کے علمی وادبی کارناموں کا تعلق ہے تو واضح رہے کہ آپ نے بے شمار تحقیقی مقالے اور پیپرز تحریر کئے ہیں اور علاوہ ازیں 80 کتابوں کے مصنف اور ایڈیٹر بھی رہ چکے ہیں یہ کتابیں دنیا کی مختلف زبانوں یعنی انگریزی، سندھی، اردو، فارسی اور عربی میں تحریر کی گئی ہیں اور ان کتابوں کا تعلق تعلیم، کلچر، ثقافت، تہذیب وتمدن تاریخ ادب، موسیقی، لوک ادب، اور لغت نویسی سے ہے۔

ڈاکٹر بلوچ نے ہجرہ کونسل پاکستان کی طرف کتابیں تیار کرنے کے منصوبے کے تحت اسلامی تہذیب سے متعلق ایک سو مشہور اور بڑی کتابوں کی تیاری اور ان کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کی سرپرستی بھی کی۔

اس سے پہلے ڈاکٹر بلوچ ایک اوراہم پروجیکٹ سندھی لوک ادب(Sindhi Folk Project) منصوبے کے ڈائریکٹر کی ذمہ داریاں بھی سنبھال چکے ہیں اس منصوبے کے تحت ڈاکٹر بلوچ نے سندھی لوک ادب کے متعلق چالیس کتابیں تیار کروائیں اوران کی ایڈیٹنگ کی اور رہنمائی فرمائی ڈاکٹر بلوچ نے 'شاہ جو رسالو' کے مختلف سروں کی تشریح اور وضاحت کے بیان سےمتعلق دس جلدیں بھی تحریر کی ہیں۔

یہ تو تھی ڈاکٹر بلوچ کی ادبی وعلمی خدمات کامختصر جائزہ۔ڈاکٹر بلوچ جہاں بھی رہےاور جہاں بھی گئے اپنی علمی وادبی اور ذہنی صلاحیتوں کوبروئے کارلاکرانتہائی خلوص اوردیانت داری سےاپنے فرائض سرانجام دیئےاوراپنے ماتحتوں ورفقائے کار کے لیے ایک ماڈل کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں نبھائیں۔

ڈاکٹر بلوچ نے سندھ یونیورسٹی میں ۱۹۵۱ء سے ۱۹۷۶ء تک پروفیسر کی حیثیت میں کام کیااورآپ نے یونیورسٹی ڈیپارٹمنٹ آف ایجوکیشن قائم کیااوریہی ڈیپارٹمنٹ یامحکمہ آگے چل کرمکمل(Full Fledged)انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ کی شکل اختیار کرلی۔

ڈاکٹر بلوچ سنہ ۱۹۷۳ء سے ۱۹۷۶ء تک سندھ یورنیورسٹی کے وائس چانسلر کےفرائض سرانجام دیئے۔ڈاکٹر بلوچ کی تعلیم اور تعلیمی ادارے یعنی سندھ یونیورسٹی سے لگاؤ،محنت،دیانت داری اورخدمات (Contribution) کا اعتراف کرتے ہوئے آپ کی خدمات کو سنہ ۱۹۷۶ء میں فیڈرل گورنمنٹ آف پاکستان نے حاصل کرلیں جہاں آپ سیکرٹری منسٹری آف ایجوکیشن اورمنسٹری آف کلچر کے فرائض سر انجام دیئے۔آپ کوچیئرمین نیشنل انسٹیٹیوٹ آف؟؟ کلچر کی ذمہ داریاں بھی تعویض کی گئیں۔اس کے علاوہ آپ کوممبرآف پےکمیشن،ممبرآف فیڈرل ریویوبورڈاورقومی ممبرہجرہ کونسل کاایڈوائزربھی بنادیا گیاجہاں ڈاکٹر صاحب نے دلچسپی،دیانت داری اورحب الوطنی کے جذبے سے کام کیااورمتعلقین کے لیےایک روشن مثال قائم کی۔

ڈاکٹر بلوچ کی ایک اوراہم اورسب سے نمایاں اورمنفرد خدمت یہ ہے کہ آپ کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے اسلامک یونیورسٹی،اسلام آباد(جواب انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی،اسلام آباد کے نام سے مشہور ہے) کے پہلے وائس چانسلر کے عہدے پر فائز رہے آپ نے اس یونیورسٹی کوسب سے کم وقت میں(۱۹۸۱ءتا۱۹۸۳ء) میں ترقی دے کرفعال بنادیا جوایک ریکارڈ ہے۔یعنی فقط دوسال کے عرصے میں ایک بین الاقوامی معیار کی یونیورسٹی بنادیا۔اس کارنامے سے آپ کی صلاحیتوں،افکار،خلوص اورحب الوطنی جیسے خواص کا پتہ چلتا ہے۔آپ کام اورکام کے اصول کواپنی زندگی کا شعار بنارکھا تھا۔وقت کی جتنی اورجس طرح ڈاکٹر بلوچ نے قدر کی اس کی مثال دنیا میں کم ہی ملتی ہے۔

ڈاکٹر بلوچ کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ حیدرآباد میں قائم کردہ ''سندھی لینگویج اتھارٹی'' جیسےادارے کے پہلے چیئرمین بنےاور اس ادارے کی ایسی لگن اورمحنت سے خدمت کی یہ ادارہ اب خوب پھل پھول رہا ہے۔اورسندھی لینگویج کی بے پناہ خدمت کررہا ہے۔آپ سندھ کی کیئرٹیکر کابینہ(Caretaker Cabinet) میں تعلیم،زراعت اورجنگلی حیات(Wild Life) کے وزیر کی حیثیت سے بھی فرائض سرانجام دے چکے ہیں۔

آپ ایک ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔آپ فقط ایک ادارہ نہیں بلکہ کئی ادارے اپنی شخصیت میں سموئے ہوئے تھے۔آپ ایک استاد،محقق،ایک منصوبہ کار(Planner)ایک تعلیمی ماہر،ایک کنسلٹنٹ(Consultant)ایک مصنف،ایک ادیب،ایک دانشور، ایک مستقبل بین ایک تاریخ دان،ایک ناظم ایک عالم اورعلم دوست شخصیت تھے۔آپ کی یہ خوبی بے مثال تھی کہ آپ وقت کی قدر کرتے تھے

اور ہر کام وقت پر سرانجام دیتے تھے۔آپ تعلیم کے معاملے میں جنون کی حدتک کام کرتے رہے۔آپ نے اپنے علاقے کے لوگوں مرد وخواتین میں تعلیم عام کرنے کی ایک نمایاں مثال قائم کردی ہے۔آپ کے علاقے میں تعلیم سو فیصد اور وہاں کی خواتین علم اور آگہی کے لحاظ سے اسلام آباد کی خواتین سے کسی قدر بھی پیچھے نہیں ہیں۔آپ نے لوگ ادب کو جلا بخشی شاہ کے رسالے کو عام فہم بنایا۔سندھی لغت تیار کر کے سندھی زبان کی بیش بہا اور گراں قدر خدمت کی ہے۔آپ نے سندھی لینگویج اتھارٹی قائم کر کے سندھی زبان، ادب، تاریخ اور کلچر کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محفوظ بنا دیا ہے۔

ڈاکٹر بلوچ کی سندھ اور پاکستان کے لیے اتنی خدمات ہیں جس کو رہتی دنیا تک یاد رکھا جاسکتا ہے۔ادب، علم، تعلیم اور ثقافت کی ایک علامت بن چکا ہے۔ڈاکٹر بلوچ کے نام لینے سے یہ تمام چیزیں ایک دم واضح تصور کے طور پر ذہن میں ابھر آتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ بھی علم دوست کو اپنا دوست رکھتا ہے۔اور ڈاکٹر بلوچ بھی ہمارے وطن عزیز پر ایک چمکتے دمکتے ستارے کی طرح ہمیشہ درخشاں رہے گا۔